وقف جدید کے ۳۷ ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ / دسمبر ۱۹۹۲ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

گزشتہ سال ان دنوں جمعہ کے روز قادیان میں وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان کرنے کی توفیق عطا ہوئی تھی اور آج بھی وہاں جمعہ کا دن جلسہ کی طرح منایا جارہا ہوگا اور خدا کے فضل سے دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے مخلصین اس وقت قادیان میں جمع ہو چکے ہیں اور اگر چہ جلسہ کل سے شروع ہوگا لیکن آج کا جمعہ بھی عملاً جلسہ کا ہی حصہ بن جائے گا اس لئے سب سے پہلے تو میں اپنی طرف سے، جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے اور تمام دنیا کی جماعتوں کی طرف سے حاضرینِ جلسہ قادیان کو محبت بھرا اسلام اور مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پھر اہلِ پاکستان کی طرف سے خصوصیت کے ساتھ۔ ہزار ہا احمدی پاکستان سے بھی اس جلسہ میں شریک ہورہے ہیں۔ اس جلسہ کی افتتاحی تقریر کی متبادل تقریر کل صبح انشاء اللہ یہاں کے وقت کے مطابق دس بجے شروع ہوگی بلکہ دس بجے سے کچھ پہلے ہی یہ کارروائی شروع ہو جائے گی اسے باقاعدہ افتتاحی کارروائی تو نہیں کہنا چاہئے کیونکہ غالباً جس وقت میں یہاں خطاب کروں گا اس سے پہلے وہاں افتتاح ہو چکا ہوگا۔ بہر حال جو احباب یہاں پہنچ سکتے ہوں وہ انتظام سے یہ پوچھ کر کہ اگر اتنی گنجائش ہو کہ لنڈن کے سب لوگ یہاں سما سکیں تو وہ یہاں آجائیں ورنہ پھر اپنی اپنی جگہ ٹیلی ویژن پر دیکھیں اور اس طرح کل کا جلسہ درحقیقت ایک بہت ہی وسیع عالمگیر جلسہ بن جائے گا۔ قادیان سے جلسوں کا آغاز ہوا اور قادیان ہی کی طرف واپسی کے آثار نظر آرہے ہیں۔ ایک سو سال کے لمبے چکر کے بعد لمبے سفر کے بعد اب قادیان ہی مجمع اقوامِ عالم

بنتا جا رہا ہے اور کل انشاء اللہ تعالیٰ جو جلسہ وہاں شروع ہوگا اس کا ایک حصہ یعنی میری تقریر تمام دنیا کی جماعتیں سن بھی رہی ہونگی اور دیکھ بھی رہی ہونگی اور کچھ جماعتیں اس طرح شریک ہونگی کہ ان کے کوئی نہ کوئی نمائندے وہاں پہنچے ہوئے ہونگے تو ایک بہت ہی عظیم الشان اور خوشیوں کا دن ہے جو کل طلوع ہوگا لیکن آج کا جمعہ بھی درحقیقت اس سلسلے کی ایک کڑی ہے اور اس وقت بھی خدا کے فضل سے تمام دنیا کی جماعتیں اس جمعہ میں ان معنوں میں شامل ہیں کہ دیکھ رہی ہیں اور سن رہی ہیں اور ہر ایسے موقع پر جو اطلاعیں ملتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بالکل نئے اور تازہ ولولے پیدا ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ خوشی تو اس بات کی پہنچتی ہے کہ جماعت خدا کے فضل سے بہت ہی زرخیز مٹی ہے جو بات کہی جائے وہ اس زرخیز مٹی پر پڑتی ہے جو اسے قبول کرتی ہے اور پھر بڑی تیزی سے نیکی کے بیج نشو ونما پاتے ہیں۔ اب تو روزانہ ڈاک میں بکثرت ایسے خط ملنے لگے ہیں کہ ہم فلاں معاملے میں کمزور تھے، فلاں معاملے میں کمزور تھے۔ دیانتدار اپنے آپ کو سمجھتے تھے لیکن حقیقت میں دیانت کا تصور نہیں تھا۔ خیانت سے پاک سمجھتے تھے مگر اب پتا چلا ہے کہ خیانت ہوتی کیا ہے اور ہم یہ یہ عہد کر چکے ہیں اور خدا کے فضل سے نئی زندگیوں کا آغاز کر رہے ہیں۔ اس طرح عبادات کے سلسلہ میں بھی جو خطوط ملتے ہیں ان سے روح تازہ ہو جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی عالمی تربیت کے ایسے عمدہ انتظام فرما دیئے ورنہ ایک خلیفہ کے لئے ناممکن تھا کہ ساری دنیا کی جماعتوں پر نظر رکھتا، ان تک پہنچ سکتا اور براہِ راست ان سے مخاطب ہو کر ان کے دلوں میں نئے ولولے پیدا کر سکتا لیکن اب خدا نے یہ ایسے عجیب انتظام فرما دیئے ہیں کہ جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

اب میں وقفِ جدید کے سالِ نو کے اعلان کی طرف آتا ہوں۔ اس وقت تک وقفِ جدید پر چھتیس سال گزر چکے ہیں اور آج سینتیسویں سال کے آغاز کا اعلان کیا جائے گا سب سے پہلے جب ۱۹۵۷ء کے آخر پر وقفِ جدید جاری ہوئی تو حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اپنے ہاتھ سے وقفِ جدید کی مجلس میں پہلا نام میرا لکھا۔ اگرچہ حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کو ہر لحاظ سے مجھ پر فوقیت حاصل تھی عمر کے لحاظ سے بھی بزرگ تھے صحابی بھی تھے اس لئے میری حیاء کا تقاضا تو یہ تھا کہ میں کبھی بھی اس بات پر اصرار نہ کرتا کہ میرا نام پہلے لکھا گیا ہے لیکن حضرت مصلحِ موعودؓ کے

ہاتھ کے لکھے ہوئے کی ایسی حرص تھی ، ایسی لالچ تھی کہ ایک موقع پر جبکہ وہ صدر مقرر ہوئے تھے ان کا لسٹ میں پہلے نام آنے لگا تو مَیں نے عاجزانہ طور پر درخواست کی کہ کیونکہ یہ حضرت مصلح موعودؓ کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس لئے اگر چہ مَیں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا مگر مجھے اسی نمبر پر رہنے دیا جائے ۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی تھی کہ خدا مجھے وقفِ جدید کے سلسلہ میں غیر معمولی خدمت کی توفیق بخشے گا اور اب وقفِ جدید کا نیا دور شروع ہوا ہے تو اب مجھے سمجھ آ رہی ہے کہ کیوں حضرت مصلحِ موعودؓ نے میرا نام پہلے لکھا تھا کیونکہ اس وقت تو تصور میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے خلافت کے منصب پر فائز فرمائے گا اور وقفِ جدید کی تحریک کو عالمی بنانے کا خیال دل میں پیدا فرمائے گا اور پھر اس کی توفیق بخشے گا ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ہمیں خوشیوں کے یہ دن دکھائے کہ وہ تحریک جو صرف پاکستان ، ہندوستان اور بنگلہ دیش تک محدود تھی اسے عالمی تحریک بنانے کی توفیق ملی اور جماعت احمدیہ کو بڑی ہی محبت اور خلوص کے ساتھ اس آواز پر لبیک کہنے کی توفیق ملی ۔

جماعت احمدیہ کا جو یہ پہلو ہے یہ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک ایسا عظیم الشان ثبوت ہے کہ ساری دنیا زور مار لے ، گالیاں دے یا کوششیں کرے اور منصوبے بنائے تو بھی حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی یہ نمایاں اور عظیم الشان اور امتیازی خوبی ان سے چھین نہیں سکتی ۔ اس پیغام کو سو سال ہو چکے ہیں سو سال میں کتنی ہی نسلیں ایک دوسرے کے بعد آتی ہیں اور تھک ہار کر بیٹھ رہا کرتی ہیں اور مالی نظام تو خصوصیت کے ساتھ بہت ہی زیادہ ابتلاء میں ڈالے جاتے ہیں ۔ ابتلاء ان معنوں میں کہ مالی لحاظ سے ۱۰۰ سال کے اندر کام کرنے والوں کی دیانتیں بدل جاتی ہیں ان کے اخلاص بدل جاتے ہیں ، قربانی کرنے والوں کا معیار بدل جایا کرتا ہے اور اس پہلو سے وہ مالی نظام جو خالصۃً طوعی تحریک پر مبنی ہو اس کے لئے ایک سو سال تک کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتے رہنا اس جماعت کے بانی کی صداقت کی ایک بہت ہی عظیم الشان دلیل ہے ۔ خاص طور پر جبکہ دنیا کے رجحان اس کے برعکس چل رہے ہوں جبکہ مالی قربانی کا تصور عملاً مٹتا چلا جا رہا ہو جبکہ حکومتوں کی دولت پر کام چلائے جاتے ہوں اور انفرادی کوشش اور محنت اور اخلاص کے ساتھ اعلیٰ مقاصد کے لئے روپے پیش کرنے کا تصور اگر پہلے بعض قوموں میں تھا بھی تو کم ہوتا چلا جائے ۔ دنیا میں جتنی بھی قومیں نیکی کے نام پر خرچ کرتی ہیں ان کے متعلق بلا خوفِ اختلاف یہ کہا جا

سکتا ہے کہ ہر آنے والے سال میں لوگوں کے جذبے میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ نیک کاموں پر از خود خرچ کرنے کا رجحان کم ہوتا چلا جارہا ہے۔

جماعت احمدیہ کا گراف اس سے بالکل مختلف ہے اور حیرت انگیز وفا کے ساتھ اپنے اس اسلوب کو قائم رکھے ہوئے ہے کہ ہر آنے والا سال جماعت کی مالی قربانی کی روح کو کم کرنے کی بجائے بڑھا رہا ہے۔ یہ اعجاز خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ایک سچے فرستادہ کے سوا کوئی دنیا میں دکھا نہیں سکتا۔ ساری دنیا کی طاقتوں کو مَیں کہتا ہوں کہ مل کر زور لگا کر دیکھ لیں۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسی کوئی مالی قربانی کرنے والی جماعت کہیں ہو تو لا کر دکھائیں۔ دنیا کے سامنے وہ چہرے تو پیش کریں وہ کون لوگ ہیں جو اس طرح اخلاص اور وفا کے ساتھ اور بڑھتی ہوئی قربانی کی روح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنے اموال پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ چونکہ اموال کی باتیں ہیں اس لئے مَیں اموال کی بات کر رہا ہوں ورنہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ نیکیوں کے ہر میدان میں آگے بڑھ رہی ہے۔ کسی میدان میں بھی پیچھے نہیں رہ رہی۔ وقتی طور پر جہاں بعض دفعہ اخلاقی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں جب بھی توجہ دلائی جائے تو فوری طور پر اس کا ردّعمل پیدا ہوتا ہے اور غلط راہوں پر جانے والے لوٹ آتے ہیں اور پھر صحیح راستے پر قافلے کے ساتھ مل کر چلنے لگتے ہیں۔

پاکستان میں بھی بعض خرابیاں مثلاً ویڈیو کیسٹ کے غلط استعمال سے متعلق شروع ہوئیں۔ میں نے ایک خطبے میں اعلان کیا تھا کہ بعض گندی رسمیں راہ پارہی ہیں اس سے قومی اخلاق تباہ ہو جائیں گے اور گھروں کے امن اٹھ جائیں گے اور میاں بیوی کے وفا کے سلسلے ٹوٹ جائیں گے اور ان کے تعلقات میں رخنے پڑ جائیں گے دراڑیں پڑ جائیں گی ہرگز اس رجحان کو پنپنے نہ دیں چنانچہ مجھے پاکستان سے جو خطوط ملے ان سے میرا دل خدا کے حضور سجدہ ریز ہوا اور بار بار ہوا کہ وہ لوگ جو بعض بدیوں میں مبتلا تھے انھوں نے صاف لکھا کہ ہم ان غلط کاموں میں پڑ گئے تھے۔ اللہ کا احسان ہے کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے وابستہ ہیں اور براہِ راست جب آپ کی آواز ہم تک پہنچی ہے تو یہ سارے جھوٹے بت توڑ کر ہم نے اپنے دلوں سے باہر پھینک دیئے تو جماعت میں نیکی کی آواز پر لبیک کہنے کا جو مادہ ہے یہ صداقت کی اصل روح ہے اور یہ صداقت کی روح کبھی کوئی جھوٹا دنیا میں نہیں بنا سکتا۔ جن لوگوں کو عقل ہے، جن کو ہوش ہے، جن کو نفسیات کا کچھ ادنیٰ سا بھی علم

ہے وہ یقیناً جانتے ہیں کہ یہ چیز بنانی کسی جھوٹے کا کام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تزکیہ عطا ہوتا ہے تو تزکیہ نصیب ہوتا ہے ورنہ اپنی طاقت سے تزکیہ حاصل نہیں ہوسکتا، تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کرنے والی، پیار کرنے والی، آپ کی عاشق یہ جماعت اللہ کے فضل کے ساتھ نیکی کے ہر میدان میں آگے بڑھتی چلی جارہی ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس عاشق نے اپنا سب کچھ اور اپنی اولاد کا سب کچھ اور اپنی جماعت کا سب کچھ جو محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں لا ڈالا تھا اس میں برکت پڑ رہی ہے وہ مال بڑھتا چلا جارہا ہے ان قربانیوں کے معیار اونچے ہورہے ہیں، وہ چھوٹی چھوٹی ڈھیریاں پہاڑوں میں تبدیل ہورہی ہیں۔ یہ سلسلہ ہائے کوہ بننے والے ہیں اس لئے نیکی کے ان رجحانات کو ہمیشہ زندہ رکھیں قائم رکھیں اور آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

وقفِ جدید کے سلسلہ میں جب پہلے سال اعلان ہوا تھا تو مجھے یاد ہے کہ ساٹھ یا ستر ہزار روپے کا وعدہ تھا اور پھر ہم کوشش کرتے رہے زور لگاتے رہے اور خدا کے فضل سے ہر سال تحریک آگے بڑھتی رہی پھر جب خدا تعالیٰ نے مجھے خلافت کے منصب پر فائز فرمایا تو اللہ بخش صادق صاحب کو وقفِ جدید کا ناظم مقرر کیا گیا اور ان کے دَور میں بھی نہ صرف تحریک آگے بڑھی بلکہ جس وقت تک میں تھا اس کی نسبت مالی قربانی میں پہلے سے زیادہ تیز رفتار کے ساتھ آگے بڑھی اور اللہ کا بڑا احسان ہے کہ کسی پہلو سے بھی مجھے یہ شکوہ نہیں ہوا کہ اس میں یہ کمزوری آگئی ہے اور یہ بتاتے ہوئے مجھے خوشی ہے، کوئی غم نہیں ہے، اگر میری کمزوریوں کی وجہ سے پہلے کوئی کمزوری تھی تو اللہ نے احسان فرمایا کہ ان کمزوریوں کو دور کردیا اور اب جب باہر آکر عالمی تحریک کی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے یکدم انقلاب برپا ہوگیا ہو۔ مثلاً جو موازنے میرے سامنے ہیں وہ بھی بہت خوشکن ہیں اور بہت ہی عمدہ تصویر پیش کرتے ہیں مجھے یاد ہے کہ مَیں نے کسی جگہ بعض کوائف پڑھے تھے اس میں گزشتہ سالوں کے مقابل پر کچھ موجودہ کوائف بھی پیش ہوں گے۔ سردست مَیں ۱۹۹۲۔۱۹۹۱ء کا موازنہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

۱۹۹۱ء میں ایک لاکھ اکانوے ہزار چھہتر (۱۹۱۰۷۶) پاؤنڈز کے وعدہ جات تھے جو ۱۹۹۲ء میں بڑھ کر دو لاکھ ستاون ہزار دوسو (۲۵۷۲۰۰) پاؤنڈ بن گئے۔ یہ خدا کے فضل سے ایک بہت بڑا اضافہ ہے جو ۳۴.۶۴ فیصد بنتا ہے۔ وقفِ جدید ابھی بھی جس تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے یہ حیرت

انگیز ہے ورنہ اتنے لمبے عرصے کے بعد عموماً تحریکوں کے قدم آگے بڑھنے کی رفتار کے لحاظ سے یا موازنے کی رفتار کے لحاظ سے مدھم پڑ جایا کرتے ہیں لیکن جب آپ وصولی کی بات سنیں گے تو مزید حیران رہ جائیں گے۔ ۱۹۹۱ء میں وعدہ ۱۹۱۰۷۶ تھا اور وصولی ۲,۲۰,۶۹۵ پاؤنڈز تھی جبکہ ۱۹۹۲ء میں وعدہ ۲,۵۷,۲۵۹ پاؤنڈز تھا اور یہ وہم سا ہوتا تھا کہ اتنے بڑے اضافے کی وجہ سے شاید پوری وصولی نہ ہو سکے لیکن وصولی اس کے مقابل پر ۲,۳۴,۶۸۸ پاؤنڈز ہے۔ تو آپ دیکھیں کہ وقفِ جدید کی تحریک اب کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ کروڑوں میں داخل ہوگئی ہے یعنی اس کو پاکستانی روپوؤں میں تبدیل کر کے دیکھیں تو چند ہزار سے جو تحریک شروع ہوئی تھی اس کو خدا نے اس نئی صدی میں کروڑوں تک پہنچا دیا ہے اور یہ سلسلہ جس رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے اس سے امید ہے کہ انشاء اللہ اس کے بہت ہی عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں گے۔

پاکستان اور بنگلہ دیش اور ہندوستان کے علاوہ بیرونی دنیا میں کام کے لحاظ سے دراصل وقفِ جدید کی اتنی ضرورت نہیں تھی جتنی چندے کے لحاظ سے ضرورت تھی کیونکہ وقفِ جدید کا زیادہ تر کام پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں ایک نہج پر چل پڑا ہے اس لئے مَیں نے یہ تحریک کی کہ باہر کے ممالک چندے میں شامل ہوں تا کہ ان کاموں کو آگے بڑھایا جائے لیکن افریقہ کے لئے یہ استثناء رکھا گیا ہے کہ افریقہ کا وقفِ جدید کا چندہ وہیں خرچ ہوگا کیونکہ افریقہ کے متعلق پالیسی یہی ہے کہ اس غریب خطۂ ارض کو دنیا کی امیر قوموں نے بہت لوٹا ہے ان کا خون چوسا گیا ہے اور اب تو اکثر ممالک خوفناک اینیمیا (Anaemia) خون کی کمی کا شکار ہو چکے ہیں اس لئے مَیں نے چند سال پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ جماعت احمدیہ اس رخ کو پلٹائے گی یعنی آئندہ کبھی افریقہ کا پیسہ باہر نہیں جائے گا بلکہ باہر سے پیسہ افریقہ بھیجا جائے گا۔ چندوں کے سلسلہ میں بھی یہی پالیسی ہے اور اسی لئے وقفِ جدید افریقہ کی جو بھی رقم ہے وہ افریقہ پر ہی خرچ ہوتی ہے بلکہ باہر کی بھی انشاء اللہ افریقہ پر خرچ کی جائے گی۔

پاکستان بنگلہ دیش اور ہندوستان کے علاوہ جو درمیانی حصہ ہے اس میں زیادہ تر یورپین اور مغربی ممالک ہیں اور پھر انڈونیشیا اور جاپان وغیرہ بھی ہیں جن کے چندے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اب خاص طور پر ہندوستان میں اور پھر بعض دوسری جگہوں پر بھی کام کو آگے بڑھایا جائے گا۔

سب سے زیادہ نمایاں آگے قدم بڑھانے والے ملکوں میں سے اس وقت امریکہ قابلِ ذکر ہے۔ امریکہ کے امیر صاحب نے گذشتہ سال مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ہم نے اپنی مجلس عاملہ میں غور کرتے ہوئے یہ سوچا ہے کہ کم سے کم کسی نیکی کے میدان میں تو امریکہ سب دنیا سے آگے بڑھ جائے۔ جرمنی کا نام بار بار سنتے ہیں وہ ہر میدان میں آگے چلا جاتا ہے تو اس سے بھی رشک پیدا ہوتا ہے پس ہم نے اپنے لئے چھوٹی سی تحریک وقفِ جدید چن لی کیونکہ باقی جگہ تو وہ صاف ہتھیار ڈال چکے تھے۔ صاف نظر آرہا تھا کہ خدمت کے دوسرے وسیع میدانوں میں تو ہم سے آگے نہیں نکلا جائے گا اس لئے کم سے کم وقفِ جدید کو ہی چن لیں چنانچہ وقفِ جدید کو چن کر انھوں نے محنت کی اور دو دن ہوئے مجھے فون پر ان کی طرف سے یہ پیغام ملا کہ ہم نے خدا کے فضل سے غیر معمولی محنت سے کام لیا۔ (ان کی اس رپورٹ کا کچھ حصہ مَیں پڑھ کر بھی سناؤں گا) اور اب ہمیں یقین ہے کہ ہم جرمنی سے بہت آگے نکل چکے ہیں مَیں نے کہا کس طرح یقین ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ان کا اتنا وعدہ تھا جو ۳۰۔۳۵ ہزار پاؤنڈ کے قریب بنتا تھا اور ہم نے جو وصولی اب تک کر لی ہے وہ ۵۰ ہزار سے اوپر ہے اس لئے جرمنی کے قریب آنے کا بھی کوئی سوال نہیں رہا۔ ہم تقریباً دگنے سے آگے بڑھ گئے ہیں لیکن جرمنی کی جب رپورٹ ملی تو جرمنی کی وصولی ۵۲ ہزار ۴۶۰ پاؤنڈ تھی۔ یعنی وعدے سے دوگنے سے بھی زیادہ وصولی ہو چکی تھی۔ مجھے اس وقت کسی نے کہا کہ صرف تین ہزار کا فرق رہ گیا ہے اگر آپ جرمنی کو بتا دیں تو جرمنی آسانی سے اس کو پورا کر کے پھر آگے بڑھ جائے گا۔ میں نے کہا دونوں میرے ہی گھوڑے ہیں ایک گھوڑے بیچارے نے زور مارا ہے، کوشش کی ہے آگے بڑھنے والا ہے میں کیوں خواہ مخواہ اس کو اس نیکی سے محروم کر دوں۔ بڑی تمنا کے ساتھ انھوں نے کام کیا ہے اور واقعی بڑی محنت کی ہے انور خاں صاحب ان کے سیکریٹری وقفِ جدید تھے انھوں نے سارے ملک میں دورے کئے یا خطوط لکھے اور کوششیں کیں۔

آگے جب اعداد و شمار آئیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ خدا کے فضل سے تعداد کے لحاظ سے بھی بہت اچھا کام کیا گیا ہے۔ ساری دنیا میں چند چھوٹے ممالک کو چھوڑ کر جن میں گنتی کی تعداد ہے غالباً امریکہ نے تعداد میں سب سے زیادہ اضافہ کیا ہے۔ پاکستان کو ہم مقابلے میں شامل نہیں کرتے وہ تو خدا کے فضل سے بہر حال نمبر ایک ہی ہے اور باہر بھی جو قربانی کرنے والے ہیں ان میں بھی

بھاری تعداد ماشاء اللہ ان لوگوں کی ہے جن کا پہلے پاکستان سے تعلق تھا تو اس لحاظ سے بھی پاکستانی، پاکستانیوں کا غیر پاکستانی، پاکستانیوں کے ساتھ مقابلہ ہو رہا ہے لیکن بہر حال دوسرے بھی خدا کے فضل سے بڑھ رہے ہیں۔ میری تو اب کوشش یہ ہے اور مَیں بار بار دوسرے ممالک کو توجہ بھی دلا رہا ہوں کہ پاکستان یا ہندوستان والوں نے پیغام کا ابتدائی حق ادا کیا ہے۔ آپ کے ملک تک پیغام پہنچائے۔ نیکیاں رائج کیں، کام کرنے کے اسلوب سکھائے اور اب کب تک آپ اسی طرح انکے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ اب وقت آ رہا ہے کہ غیر پاکستانی احمدی بھی دنیا کے ہر ملک میں چیلنج کو قبول کریں اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کریں تو انشاء اللہ وہ وقت بھی آئیں گے اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ کرے ہماری اس نسل کی زندگی میں یہ وقت آئیں کہ بڑی بڑی عظیم الشان قومیں خدمتِ دین میں آگے بڑھیں اور پاکستان کے احمدیوں سے یا ہندوستان کے احمدیوں سے کسی ملک میں بھی بستے ہوں نیکیوں میں آگے بڑھنے کا مقابلہ کریں اور پھر بعض میدانوں میں آگے بڑھ کر دکھائیں۔

جرمنی کے بعد کینیڈا نمبر ۴ ہے اور کینیڈا نے بھی اس دفعہ خدا کے فضل سے بہت محنت کی ہے، بہت اچھا کام کیا ہے۔ اس کے کام کے چند نمونے مَیں آپ کو پڑھ کر سناؤں گا۔ برطانیہ کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ ثابت قدم ہے جہاں تھا اس سے نیچے نہیں گرا اور جیسا کہ ۱۸ ہزار پاؤنڈ کا وعدہ تھا وہ انھوں نے پورا کر دیا ہے۔ ہندوستان میں اس دفعہ کچھ کمی آئی ہے اور اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ آخری دنوں یعنی نومبر دسمبر کے ہی دو مہینے خصوصیت کے ساتھ ہیں جن میں وصولی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے لیکن وہاں کے حالات بہت بگڑ گئے اور وقفِ جدید قادیان کے لئے دورے کا تو سوال نہیں تھا خط و کتابت کے ذریعے بھی جماعتوں تک پہنچنا مشکل ہو گیا اور بہت ہی بگڑے ہوئے حالات تھے۔ کچھ مزاج بگڑے۔ نقصانات میں جماعت کے بھی بعض نقصانات ہوئے ہیں لیکن خدا کے فضل سے نسبتاً بہت کم ہیں تو مَیں امید رکھتا ہوں کہ ہندوستان کی جماعتیں بھی جہاں یہ آواز پہنچ رہی ہو اپنے طور پر کوشش کریں۔

نیکی تو وہی ہوتی ہے جو اپنی ذات میں قائم ہو جائے اور جڑیں قائم کر لے اس پہلو سے ہمیں بڑ کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے۔ درخت بعض دفعہ بڑے بڑے تناور ہو جاتے ہیں اور بہت دور دور تک پھیلتے ہیں لیکن وہ درخت جو ہمیشہ ایک ہی جڑ سے تعلق رکھ کر اس سے خوراک حاصل کرتے ہیں انکے

پھیلاؤ کے دائرے محدود رہتے ہیں اور ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے لیکن بڑ کے درخت میں یہ خوبی ہے کہ جوں جوں پھیلتا ہے نئی شاخیں زمین کی طرف جھکاتا ہے جو زمین تک پہنچ کر جڑیں بن جاتی ہیں اور پھر ان جڑوں سے گویا اسی درخت کے نئے بچے پیدا ہوتے ہیں جو نئے درخت کے طور پر نہیں بلکہ پہلے درخت کے مددگار بن کر تعلق کاٹے بغیر اس کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس طرح یہ سلسلہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ ہندوستان میں مَیں نے بَڑ کا ایک ایسا درخت دیکھا تھا جو غالباً ہزار سال سے بھی زائد کا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت بدھ کے زمانے کا ہے بہر حال جو بھی اس کا زمانہ تھا لیکن یہ مَیں نے دیکھا کہ اتنا پھیل چکا تھا کہ ہمارا بڑے سے بڑا جلسہ سالانہ یعنی اڑھائی لاکھ والا جو جلسہ سالانہ تھا وہ اس کے اندر سما سکتا تھا۔ پارکنگ Lots بھی بن سکتی تھیں۔ پھر بھی جگہ باقی رہ جاتی تھی۔ تو جماعت احمدیہ کو جو درخت کے مشابہ قرار دیا گیا ہے اور حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ''میرے درختِ وجود کی سر سبز شاخو'' تو مَیں سمجھتا ہوں کہ ان شاخوں میں بھی از سرِ نو درخت بننے کی صلاحیت رکھی گئی ہے اس لئے جہاں جہاں بھی جماعتیں پھیلتیں ہیں وہ وہاں زمین میں اپنی جڑیں پیوست کریں اور خود نشو ونما حاصل کرنا شروع کریں محض پرانی جڑوں پر انحصار نہ کریں۔

اس پہلو سے ہر ملک کے باشندوں کو چاہئے کہ وہ پاکستانی یا ہندوستانی نسل کے لوگوں سے جن پر سب سے پہلے احمدیت کی ذمہ داری ڈالی گئی ان پر اپنا انحصار ان معنوں میں نہ رکھیں کہ وہی جڑیں بنی رہیں اور یہ شاخیں بن کر ان سے رَس چوستے رہیں بلکہ خود اپنے اپنے ملک میں جڑیں قائم کریں لیکن بڑ کی شان کے ساتھ وفاداری کے ساتھ اپنی جڑیں قائم کر کے اصل درخت سے الگ نہ ہوں بلکہ اس کا وجود بنے رہیں تب ان پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ توقع صادق ہوگی کہ ''اے میرے درختِ وجود کی سر سبز شاخو'' اگر اُنہوں نے جڑیں الگ کرلیں اور اپنے درخت بھی الگ کر لئے تو کچھ بھی باقی نہیں رہے گا وہ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کی سر سبز شاخیں نہیں رہیں گی بلکہ کسی اور شیطانی وجود کی شاخیں بن جائیں گی یعنی سابق تعلق کٹ جائے گا اور ایک الگ شخصیت ابھر کر باہر نکلے گی جس کا اللہ کے قائم کردہ مامور سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ پس اسی وجہ سے مَیں نے باقاعدہ سوچ کر انتخاب کر کے بڑ کے درخت کی مثال آپ کے سامنے رکھی ہے جڑیں ضرور بنائیں مگر اصل کے ساتھ ہمیشہ وابستہ اور پیوستہ رہیں اسی میں آپ کی امیدِ بہار ہے اسی سے

آپ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیش کے لئے نیکی کے کاموں میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

جاپان کا نمبر ساتواں ہے اور ناروے کا آٹھواں اور ماریشس کا نواں اور سوئٹزر لینڈ کا دسواں یعنی چندہ کی ادائیگی کے لحاظ سے خدا کے فضل سے یہ پہلی دس جماعتیں ہیں جنھوں نے نمایاں طور پر وقفِ جدید کا چندہ ادا کیا ہے۔

جن جماعتوں نے وعدہ کے مقابل پر غیر معمولی طور پر زائد وصولی کی ہے ان میں امریکہ جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا تھا سب سے اوّل ہے۔ان کا وعدہ ۲۹۸۲۹ پاؤنڈ تھا اور وصولی ۵۵۸۰۱ ہوئی ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کو اپنے وعدے پر ۸۷.۰۶ فیصد زائد ادا کرنے کی توفیق ملی یہ ایک بہت بڑی بات ہے۔ مالی قربانی کا وعدہ کرنا عموماً اس کی نسبت آسان ہوا کرتا ہے کہ پھر ادائیگی بھی کی جائے اور عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب سال ختم ہونے کا وقت آتا ہے تو جماعتوں کو اور کارکنوں کو یہی خطرہ ہوتا ہے کہ ہم وعدہ پورا کرسکیں گے کہ نہیں ۔اس پہلو سے امریکہ دنیا کی ساری جماعتوں سے آگے بڑھا ہے۔اور پاکستان اس میں شامل ہے پاکستان بھی اپنے وعدے کے مطابق اس طرح وصولی نہیں کرسکا جس طرح امریکہ نے کی ہے اور غیر معمولی طور پر زیادہ کی ہے۔ دوسرے نمبر پر کینیڈا کی باری ہے۔ان کا وعدہ پندرہ ہزار تھا اور ۲۴۲۳۸ وصولی ہوئی گویا کہ ۶۱.۵۸ فیصد اضافہ وعدے کے مقابل پر وصولی میں ہوا اور پھر جرمنی کی باری نمبر تین پر ہے ۳۲۶۵۳ وعدہ تھا یہ وہی وعدہ ہے جس پر نظر کر کے امیر صاحب امریکہ سمجھتے تھے کہ اب تو جرمنی کو ہم نے وہ مارا اور وہ مارا، بہت پیچھے رہ جائے گا لیکن ان کو بھی خدا نے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور ۳۲ ہزار کے وعدے کے مقابل پر ۵۲۴۶۰ کی وصولی ہوئی۔اس طرح انھوں نے وعدے میں ۶۰.۶۵ فیصد اضافے کے ساتھ چندہ ادا کیا۔

جہاں تک چندہ دہندگان کی تعداد میں غیر معمولی اضافے کا تعلق ہے اس میں اوّل، دوم، سوم، چہارم وغیرہ آنے والے ممالک کے نام پڑھ کر مَیں سناتا ہوں مگر یہ یاد رکھیں کہ جو بہت چھوٹے ممالک ہیں جن میں تعداد بہت تھوڑی ہے ان کا نام اگر چہ پہلے آجائے گا لیکن خدمت کا جو معیار ہے یہ اس سے ظاہر نہیں ہوگا خدمت کا معیار ان جماعتوں میں ظاہر ہوگا جن جماعتوں میں نسبتاً بہت بڑی تعداد ہے اور ہزاروں کی تعداد میں اضافے کئے گئے ہیں یا کم از کم سینکڑوں کی تعداد میں اضافے کئے

گئے ہیں۔ پس چھوٹی جماعت ہونے کے لحاظ سے ان کو یہ فائدہ تو پہنچ گیا ہے کہ تھوڑی سی کوشش سے وہ اوّل دوم سوم میں شمار ہونے لگے ہیں لیکن فی الحقیقت کام کی نوعیت اور بوجھ اٹھا کر چلنے کے اعتبار سے بعض بعد میں آنے والے خدمت کے میدان میں ان سے آگے سمجھے جانے چاہئیں۔ بہر حال اس لحاظ سے سہرا سوئٹزرلینڈ کے سر ہے۔ گزشتہ سال ۲۶ تعداد تھی۔ اس سال ۸۳ ہو گئی ہے جبکہ ۲۱۹ فیصد اضافہ ہے اس کے بعد بیلجیئم کی باری آتی ہے تعداد ۱۷ سے بڑھ کر ۵۴ ہو گئی ہے اور ۲۱۷ فیصد اضافہ۔ پھر گی آنا (Guyana) کی باری ہے ۱۳ تعداد تھی جو ۲۸ ہو گئی اب دیکھ لیں کہ اعداد و شمار بعض دفعہ سچ بولنے کے باوجود جھوٹ بول جاتے ہیں یعنی بظاہر ایک سچی بات ہے لیکن جو تأثر ہے وہ جھوٹا ہے۔ گی آنا میں جماعت احمدیہ کی تعداد خدا کے فضل سے کافی ہے اور ان کے لئے ۱۳ ہونا بھی قابلِ شرم ہے اور ۲۸ ہونا بھی قابلِ شرم ہے۔ اس لئے محض اعداد و شمار کافی نہیں ہوا کرتے۔ اعداد و شمار کے ساتھ اس کے ماحول کی کچھ باتیں ہیں۔ ان کو دیکھنے کے بعد اعداد و شمار کا پیغام صحیح پہنچا کرتا ہے ورنہ Juggling with figures محاورہ ہے۔ یہ کر کے حکومتیں بعض دفعہ اپنے بجٹ کے بالکل مختلف حالات پیش کر دیتی ہیں حالانکہ اعداد و شمار درست ہوتے ہیں اپنی مرضی کی بات ہے کہ کس قسم کے اعداد و شمار کو کس طرح پیش کیا جائے۔ اب دیکھیں نا! جب ہم بھی مختلف زاویوں سے پہلو بدل بدل کر اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھتے ہیں جیسا کہ گوئٹے مالا کی تعداد ۷ تھی ۱۳ ہو گئی لیکن یہاں واقعی گوئٹے مالا نسبتاً زیادہ قابلِ داد ہے کیونکہ گی آنا کے مقابل پر گوئٹے مالا کے احمدیوں کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے کیونکہ ابھی نیا مشن قائم ہوا ہے اس پہلو سے ۷ کا ۱۳ ہونا اللہ کے فضل کے ساتھ یقیناً معنی رکھتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس میں اور بھی اضافے ہوں گے۔

اب ہم امریکہ اور جرمنی کی طرف آتے ہیں۔ امریکہ کے چندہ دہندگان کی تعداد گزشتہ سال ۱۶۲۳ تھی امسال یہ بڑھ کر خدا کے فضل سے ۲۵۴۸ ہوئی ہے۔ ۱۶۲۳ کو ۲۵۴۸ میں بدلنا یقیناً محنت طلب کام ہے کافی وسیع پیمانے پر لمبے عرصہ تک محنت کی گئی ہوگی۔ جرمنی میں ۳۵۷۰ تعداد تھی جو بڑھ کر ۵۵۶۰ ہوئی ہے تقریباً دو ہزار نئے چندہ دہندگان شامل کئے گئے ہیں یہ بھی بہت بڑی کامیابی ہے۔ بہت عظیم اور مسلسل محنت کی مظہر کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ آگے سے آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ کینیڈا نے بھی تعداد بڑھانے میں غیر معمولی ترقی کی ہے۔ ان کی

رپورٹ جب مَیں آپ کے سامنے رکھوں گا تو اس میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کی پہلی دس جماعتیں جو فی کس چندے کے لحاظ سے سب سے آگے ہیں اب مَیں انکی فہرست آپکے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جن جماعتوں کو بہت اعلیٰ کارکردگی دکھانے کی توفیق ملی ہے ان کے نام صرف فخریہ طور پر نہیں پڑھے جاتے بلکہ ایک تو مسابقت کی روح آگے بڑھانے کے لئے پڑھے جاتے ہیں تا کہ جن جماعتوں میں یہ روح کچھ مدھم ہے وہ جاگ اٹھے، کچھ چمک اٹھے، نئے ولولے پیدا ہوں۔ دوسرا بڑا مقصد ان جماعتوں کے لئے دعا کی تحریک کرنا ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی ہر بات کی تان بالآخر دعا پر ٹوٹتی ہے۔ پس جب ان جماعتوں کے لئے آپ دعا کریں تو ان کمزور جماعتوں کے لئے بھی دعا کریں جن کو ابھی تک قربانی کے میدان میں آگے آنے کی توفیق نہیں ملی تا کہ ہمارے مقابلے صرف دو یا تین گھوڑوں میں نہ رہیں بلکہ چالیس پچاس ساٹھ گھوڑے گردن کے ساتھ گردن ملا کر دوڑ رہے ہوں اور کچھ پتا نہ ہو کہ کون آگے نکلے گا۔ یہ وہ جذبہ ہے جو قرآنِ کریم کی اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے کہ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (البقرہ:۱۴۹) کہ خدا تعالیٰ نے ہر قوم کے لئے ایک نصب العین مقرر فرما دیا ہے اور اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! تمہارے لئے نصب العین یہ ہے کہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے مسابقت کرو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو مسلسل دوڑتے ہوئے نیکیوں کے میدان میں دوسرے بھائیوں کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش کرو۔

جس ملک میں ہم رہتے ہیں یہاں لوگ گھوڑ دوڑ کے بہت شوقین ہوتے ہیں ان کے ذہن میں یہ بات خوب اچھی طرح جاگزیں ہو چکی ہے کہ جب ایک سے زیادہ صلاحیت والے گھوڑے اکٹھا دوڑتے ہیں تو کیسا خوبصورت منظر سامنے آتا ہے اور کس طرح جوئے باز جو ہیں وہ اپنے آپ کو بے بس اور بے طاقت محسوس کرتے ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ کون سا گھوڑا آگے نکل آئے گا بعض دفعہ پانچ پانچ، چھ چھ، سات سات گھوڑوں میں یہ مقابلہ ہو رہا ہوتا ہے لیکن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلاموں کے گھوڑے اور شان کے گھوڑے ہیں یہ نیکیوں کے میدان میں دوڑنے والے ہیں۔ یہاں شیطانی شرطیں نہیں بدھی جاتیں لیکن نیک توقعات رکھی جاتی ہیں اور دعاؤں کے مقابلے ساتھ ساتھ ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس یہ جو نقشہ کھینچا گیا ہے اس کے مضمون کو دعاؤں کے ساتھ باندھنا ضروری

ہے اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ اگر ساری جماعت یہ دعا کرے کہ اللہ کرے کہ نیکیوں کے میدان میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے گھوڑے کثرت کے ساتھ اس تیزی سے ایک دوسرے کے شریک ہو جائیں کہ آخر وقت تک دل دھڑکتے رہیں پتا نہ چلے کہ کون آگے بڑھ جائے گا۔ پھر خدا کی عطا کردہ توفیق سے کچھ گھوڑے باہر نکلیں اور آگے بڑھیں تو ایک بہت ہی عظیم روحانی لطف پیدا کرنے والا منظر ہوگا جو اپنی شان میں نرالا ہوگا۔ ایسی کوئی اور چیز دنیا میں دکھائی نہیں دے گی۔ یہ منظر یکتا ہوگا اور یہ منظر پیدا ہو رہا ہے اللہ کے فضل سے جماعتیں اس طرف آگے قدم بڑھا رہی ہیں۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ اگر جماعت یہ دعائیں کرے کہ اے خدا! کثرت سے ساری جماعتیں نیکی کے میدان میں قدم سے قدم ملا کر دوڑیں اور خوب آگے نکلنے کی کوشش کریں تو اللہ کے فضل سے دعاؤں کے ذریعہ ساری دنیا کی دوسری قومیں ہم سے بہت پیچھے رہ جائیں گی۔ ساری جماعت اگر نیکیوں میں آگے قدم بڑھانے لگے تو انقلاب بہت تیزی سے برپا ہوسکتا ہے۔

دعوت الی اللہ کے سلسلے میں مَیں بارہا آپ کو بتا چکا ہوں کہ جماعت کا سواں حصہ بھی نہیں ہے جو فی الحقیقت دعاؤں اور حکمت کے ساتھ ارادے باندھ کر، اپنے کام پر نظر رکھتے ہوئے، اپنی کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے ان کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ اگر ننانوے باقی حصے بھی ساتھ شامل ہو جائیں تو رفتار سو گنا ہو جائے گی، کیفیت ہی بدل جائے گی، جماعت چند سالوں میں دیکھتے دیکھتے کہیں سے کہیں پہنچ جائے گی۔ ابھی بھی جو ہمارا تعاقب کر رہے ہیں وہ ہماری گرد کو بھی نہیں پا سکتے پھر تو ان کو گرد بھی دکھائی نہیں دے گی۔ اندھوں کی طرح تلاش کریں گے کہ گئے کہاں۔ ابھی یہ بجلی کا کوندا یہاں سے گذرا ہے اور کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔ تو تیز رفتاری میں اس طرح آپ آگے بڑھ سکتے ہیں آپ کو خدا تعالیٰ نے صلاحیت بخشی ہے، نیکی کے میدانوں میں آگے بڑھنے کے لئے آپ کو اس زمانے میں بنایا گیا ہے، اس وجہ سے آپ کی تعمیر کی گئی ہے کہ آپ قرآنِ کریم میں پیش کردہ نقشوں کو اپنی ذات میں پورا کر کے دکھائیں۔ پس مَیں امید رکھتا ہوں کہ صرف چندوں کی بات میں نہیں ہر نیکی میں انشاء اللہ تعالیٰ جماعت انفرادی طور پر بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی اور جماعتی لحاظ سے بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی۔

فی کس قربانی میں جاپان حسب سابق نمبر ایک ہے۔ یہ وہ میدان ہے جس میں وہ ماشاء اللہ کسی کو آگے نہیں نکلنے دیتے۔ اس وقت وہ میری بات سن رہے ہونگے اور ضرور ہنس رہے ہونگے کہ الحمد للہ پھر بھی ہمارا نام آیا ہے۔ اللہ کرے کہ آپ کا نام آگے رہے مگر دوسروں کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ جاپان کو ہرانے کی کوشش تو کریں۔ اس کے ہارنے سے مجھے خوشی نہیں ہوگی، آپ کے جیتنے سے خوشی ہوگی، خوشی تو پھر بھی خوشی رہے گی۔ اس پہلو سے گوئٹے مالا دیکھیں ماشاء اللہ نمبر دو آ گیا ہے۔ جاپان میں وقفِ جدید کا فی کس چندہ ۳۶.۲۰ پاؤنڈ ہے اور گوئٹے مالا میں ۳۴.۲۰ پاؤنڈ ہے۔ یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے جو انہوں نے حاصل کیا ہے کیونکہ گوئٹے مالا نسبتاً ایک بہت غریب ملک ہے اور وہاں فی کس احمدی کی آمد دنیا کی دوسری جماعتوں سے بہت کم ہے لیکن اللہ کا بڑا احسان ہے کہ ان کو اس میدان میں بہت آگے بڑھنے کی توفیق عطا ہوئی۔ بیلجیئم نمبر تین ہے۔ بیلجیئم بھی ان جماعتوں میں سے ہے جو خدا کے فضل سے تیزی سے ترقی کر رہی ہیں۔ جماعت بیلجیئم آگے بڑھ رہی ہے۔ تبلیغ میں بھی بیدار ہو رہی ہے چندوں میں بھی آگے نکل رہی ہے۔ کیپٹن شمیم خالد صاحب جو پہلے نیوی میں ہوا کرتے تھے، وقف کر کے بڑے ولولے اور بڑی قربانی کی روح کے ساتھ انہوں نے اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کیا تھا۔ کافی لمبا عرصہ فرانسیسی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اور مرکزی دفتروں میں تجربے حاصل کرنے کے بعد اب بیلجیئم میں امیر جماعت ہیں اور مبلغ انچارج بھی۔ تو جب سے یہ تشریف لائے ہیں خدا کے فضل سے جماعت بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ ان کی فی کس اوسط ۳۴.۸۸ پاؤنڈ ہے۔ اور بیلجیئم کے احمدیوں کے حالات مَیں جانتا ہوں معمولی آمد کے لوگ ہیں کوئی غیر معمولی کمائی والے مَیں نے وہاں نہیں دیکھے اس لحاظ سے خدا کے فضل سے بہت اعلیٰ پائے کی قربانی ہے۔

سوئٹزر لینڈ ۲۴ پاؤنڈ فی کس کے حساب سے نمبر چار بنتا ہے۔ سوئٹزر لینڈ کے سلسلہ میں ایک تصحیح بھی ضروری ہے تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے وقت فی کس نمایاں قربانی کرنے والی جماعتوں میں سوئٹزر لینڈ کا نام شامل ہونے سے رہ گیا تھا۔ انکا معیارِ قربانی دراصل ۱۲۱ پاؤنڈ فی چندہ دہندہ تھا جبکہ غلطی سے ۱۲ پاؤنڈ لکھا گیا یعنی ۱۲۱ میں سے آخری ایک لکھنے سے رہ گیا تو میں نے جب ۱۲ پاؤنڈ اعلان کیا تو وہاں سے بہت دردناک احتجاج کا خط آیا کہ ہم تو چندے اکٹھے کرتے کرتے رہ گئے

اور اس طرح لوگوں نے قربانیاں دیں اور آپ نے ۱۲۱ کو ۱۲۲ بنا دیا تو اب مَیں بڑی معذرت کے ساتھ اور شرمندگی کے ساتھ اس غلطی کا اعتراف کرتا ہوں اور جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ان کا چندہ تحریکِ جدید ۱۲۱ فی کس تھا لیکن جاپان کو پھر بھی پیچھے نہیں چھوڑ سکے وہ پھر بھی آگے ہی رہتا ہے الحمدللہ بہر حال یہ اب بھی چوتھے نمبر پر ہیں امریکہ ۲۱.۸۹ فی کس تک پہنچ گیا ہے ساؤتھ افریقہ ۱۸.۹۰ اور کوریا ۱۳ پاؤنڈ اور ڈنمارک ۱۱.۰۳ پاؤنڈ اور فرانس ۱۰.۴۷ پاؤنڈ اور جرمنی ۹.۴۳ پاؤنڈ۔

جرمنی بظاہر بہت پیچھے دکھائی دے رہا ہے لیکن جرمنی میں احمدی کی فی کس آمد اتنی زیادہ نہیں ہے جتنا ان کے چندوں سے معلوم ہوتا ہے۔ بچوں وغیرہ کی بہت بڑی تعداد ہے جو بغیر کسی آمد کے ہیں اور جرمنی میں باقی سب تحریکوں میں بھی چونکہ بہت محنت کے ساتھ ہر احمدی کو شامل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس لئے جرمنی کو اتنا پیچھے نہ سمجھیں۔ یہ اعداد و شمار کے قصے ہیں یہ ان کے کرشمے ہیں۔ بعض اچھے کام کرنے والوں کو پیچھے دکھاتے ہیں بعض کمزور کام کرنے والوں کو آگے دکھا دیتے ہیں اصل دعا تو یہ کرنی چاہئے کہ اعداد و شمار کی زبان میں نہیں بلکہ خدا کے ہاں ہم آگے لکھے جائیں اللہ کی نظر میں ہمارا مقام بلند ہو۔ اگر یہ نصیب ہو جائے تو اعداد و شمار کی زبان کچھ بھی کہتی رہے اس کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی مگر انسانی کمزوریاں ہیں، مجبوریاں ہیں۔ بات سمجھانے کے لئے اعداد و شمار کی زبان بھی ضرور استعمال کرنی پڑتی ہے۔ اسکے فائدے بھی پہنچتے ہیں۔

بیرونِ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش کی جو مجموعی شکل ہے وہ یہ بنتی ہے (یہ وہ تین ملک ہیں جہاں آغاز ہی سے یہ تحریک جاری تھی) نئے دور میں جو تحریک ان کے علاوہ باقی ممالک میں جاری ہوئی ہے ان کی مجموعی وصولی ۱۹۲۴۱۱ پاؤنڈ بنتی ہے اور تعداد مجاہدین ۲۲۶۸۲ ہے سالِ گذشتہ سے موازنہ کے لحاظ سے آپ دیکھیں کہ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش کے علاوہ جماعتوں نے واقعۃً بہت ہی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ فرمایا ہے۔ ۱۹۹۱ء میں وعدہ جات ۹۶۵۹۸ تھے، وصولی ۱۰۵۹۶۳ تھی۔ ۱۹۹۲ء میں وعدہ جات ۱۳۱۶۷۴ تھے جبکہ وصولی ۱۹۲۴۱۱ ہے۔ گویا کہ وعدوں کے مقابل پر وصولی میں بھی نہ صرف اضافہ ہے بلکہ اضافے کی رفتار میں بھی اضافہ ہے یعنی پچھلے سال ۳۸.۳۸ فیصد اضافہ تھا۔ امسال ۸۱.۵۸ فیصد اضافہ ہے تو اللہ کرے کہ یہ رفتار اسی طرح آگے بڑھتی رہے تو تعداد مجاہدین کے لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں فرق ہے ۱۸۰۰۰ کے مقابل پر

۲۲۶۸۲ تعداد بنی ہے۔ جو ۴۴۹۹ کے اضافے کی مظہر ہے۔

گزشتہ سال ۱۹۹۰ء کے آخر پر جب یہ رپورٹ مجھے پیش کی گئی تو مَیں نے مال والوں سے اس توقع کا اظہار کیا یا شاید خطبہ میں کہا ہوگا کہ بیرونِ پاکستان عنقریب چندہ وقفِ جدید میں انشاءاللہ ایک کروڑ تک پہنچ سکتا ہے۔

اب تک جو وصولیاں ہوئی ہیں اس کو اگر ہم پاکستانی روپوں میں تبدیل کریں تو تین ممالک کو چھوڑ کر باقی ممالک کی کل وصولی ۶۷ لاکھ ۹۶ ہزار روپے ہوگئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عنقریب اگلے سال یا اس سے اگلے سال انشاءاللہ یہ کروڑ سے اوپر نکل جائے گی۔

افریقہ کے ممالک میں بہت ہی زیادہ غربت ہے اور جب مَیں ان کے اعداد و شمار پڑھ کر سناتا ہوں تو ان کو تخفیف کی نظر سے نہ دیکھیں، رحم کی نظر سے بھی دیکھیں اور دعا کی نظر سے دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ انکی توفیق بڑھائے ورنہ مجھے علم ہے کہ افریقہ کے ممالک میں خدا کے فضل سے اخلاص کے لحاظ سے کوئی کمی نہیں ہے لیکن صرف ایک وجہ نہیں ہے کہ وہ وقفِ جدید کی تحریک میں اتنا پیچھے رہ گئے ہیں ایک اور وجہ یہ ہے کہ وقفِ جدید کے سیکریٹریان کا قصور معلوم ہوتا ہے ورنہ بعض دوسری مالی تحریکات میں وہ تصویر جو وقفِ جدید نے پیش کی ہے اس سے بہت بہتر تصویر ابھرتی ہے تو یہ اعداد و شمار بتا رہے ہیں کہ انتظامیہ کا قصور ہے وقفِ جدید کو اہمیت نہیں دی گئی حالانکہ وقفِ جدید کا نظام وہاں واقعۃً جاری ہو چکا ہے۔ دیہاتی معلمین جگہ جگہ کام کر رہے ہیں اور بہت اچھا کام کر رہے ہیں بلکہ ہمارے مرکزی مبلغین جو ہیں وہ دیہاتی معلمین کے محتاج رہتے ہیں کیونکہ افریقہ کے دیہاتی معلمین میں تقریر کا ایک ایسا ملکہ ہے کہ بڑے بڑے پڑھے لکھے بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ ان کا کوئی روایتی فن ہے جو ان کے خون میں چلا آ رہا ہے اس لئے معمولی تعلیم والے بھی جب کسی صاحب علم کا ساتھ دیتے ہیں تو اس کی ہر بات کو ایسی عمدگی سے پیش کرتے ہیں کہ ایک تموّج سننے والوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ یوں لگتا ہے جیسے آواز کی لہریں آپ دیکھنے لگ گئے ہیں۔ ان کے اندر عجیب قسم کی سنسناہٹ سی دوڑنے لگتی ہے۔ مَیں جب دَورے پر وہاں گیا تھا تو بڑے بڑے عالم میری تقریر کے ترجمے ایسے نہیں کرتے تھے جتنا یہ دیہاتی معلم کرتے تھے۔ بہت غریبانہ حالت میں یہ بیچارے کام کر رہے ہیں۔ اگر افریقہ کے ممالک وقفِ جدید کی طرف توجہ کریں تو یہ سارا روپیہ انھیں

معلمین کی فلاح و بہبود پر استعمال ہوگا اور اب ہم باہر کی جگہوں سے جو روپیہ لا کر ان پر خرچ کرتے ہیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ مقامی طور پر افریقہ خود اس کام کو سنبھال لے گا۔

بہر حال ماریشس صفِ اوّل پر ہے وہ ظاہر بات ہے کیونکہ ماریشس کا معیارِ زندگی باقی افریقہ سے بہت اونچا ہے۔ نائیجیریا کی وصولی صرف ۵۳۶ پاؤنڈ ہے اور یہ ماننے والی بات نظر نہیں آتی جتنا مرضی غربت کو آپ اسکا ذمہ دار قرار دیں اوّل تو نائیجیریا اتنا غریب ہے ہی نہیں جتنا باقی افریقہ کے دوسرے ممالک ہو چکے ہیں اور دوسرے وہاں کی جماعت کو میں جانتا ہوں بڑے بڑے مخلص قربانی کرنے والے ایسے بھی ہیں جنھوں نے بڑی بڑی جائیدادیں جماعت کے سامنے پیش کی ہیں کافی صاحبِ حیثیت لوگ ہیں۔ تو یہ قصور جو بھی ہے یا امارت کا قصور ہے یا سیکریٹری وقفِ جدید کا قصور ہے اور الگ الگ بھی نہیں کہنا چاہئے، دونوں کامل کر رہے۔ بہر حال امیر بھی ذمہ دار ہے اور سیکرٹری بھی ذمہ دار ہے۔

بینن صرف ۴۷۸ پاؤنڈ ہے۔ ساؤتھ افریقہ صرف ۴۱۶ پاؤنڈ ہے، گیمبیا صرف ۳۷۰ پاؤنڈ ہے مگر گیمبیا کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہاں واقعۃً بہت غربت ہے اور جو روزمرہ کے چندے ہیں ان میں وہ اللہ کے فضل سے ذمہ داری سے ادائیگی کرتے ہیں اور جتنی مجھے توقع تھی اس سے زیادہ ذمہ داری سے وہ ماہانہ چندے ادا کرنے والے ہیں اور یہ رجحان اب خدا کے فضل سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ سیرالیون ۳۱۷ پاؤنڈ ہے۔ کینیا ۲۴۸ ہے یہ تو کسی طرح بھی قابلِ فہم نہیں ہے۔ کینیا میں ایک بڑی تعداد ایسے متمول پاکستانی دوستوں کی بھی ہے اور درمیانی طبقے کی بھی ہے کہ اگر وہی وقفِ جدید میں مسابقت کی روح سے حصہ لیں تو سینکڑوں کی بجائے ہزاروں تک تو آسانی سے پہنچ سکتے ہیں اور اب تو کینیا میں تیزی سے افریقن لوگوں میں بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ پھیل رہی ہے۔ اس سے پہلے یہ کمزوری تھی کہ افریقن قوموں میں جماعت کا نفوذ کم تھا لیکن اب یہ کمزوری ختم ہو چکی ہے اور بڑی تیزی سے افریقن قوموں میں نفوذ ہو رہا ہے اور وہ بھی خدا کے فضل سے چندے کے معاملے میں پیچھے رہنے والے لوگ نہیں ہیں، غریب ہیں مگر دل کے امیر ہیں۔ پس یہ جو تصویر ہے یہ بھی جماعت کے انتظام کی کمزوری کی تصویر ہے نہ کہ ان لوگوں کی اقتصادی یا دینی حالت کی تصویر۔ تنزانیہ بھی اسی پہلو سے قابلِ توجہ ہے۔ اس کی وصولی صرف ۲۳۱ پاؤنڈ ہے آئیوری کوسٹ ۱۷۴ پاؤنڈ اور یوگنڈا ۱۳۸ پاؤنڈ،

حالانکہ یوگنڈا میں مَیں خود جانتا ہوں کہ بعض یوگنڈن احمدی ایسے ہیں کہ وہ اکیلے بھی باقی چندوں کے علاوہ سینکڑوں پاؤنڈ دے سکتے ہیں تو صاف پتا چلتا ہے کہ جنھوں نے تحریک کرنی تھی جنھوں نے اہمیت سمجھانی تھی وہ افسوس ہے کہ اس معاملے میں ناکام رہے ہیں۔

مشرقِ بعید کے ممالک میں کل ادائیگی کے لحاظ سے انڈونیشیا نمبر ا ہے، جاپان نمبر ۲، آسٹریلیا نمبر ۳، سنگاپور نمبر ۴، فجی نمبر ۵، اور پہلی تین پوزیشنوں میں فی کس قربانی کے لحاظ سے جاپان کوریا اور سنگاپور آتے ہیں۔

پاکستان میں کراچی نمبر ا ہے، ربوہ نمبر ۲، لاہور نمبر ۳، فیصل آباد نمبر ۴، سیالکوٹ نمبر ۵، راولپنڈی ۶، گجرات نمبر ۷، سرگودھا نمبر ۸، اسلام آباد نمبر ۹ اور گوجرانوالہ نمبر ۱۰ پر ہے۔

اب میں خلاصہ رپورٹ مکرم امیر صاحب USA پڑھ کر سناتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ کے سلسلہ میں جو خصوصی مساعی کی گئی ہیں ان میں ۳۰۰ فیملیز کو دسمبر ۱۹۹۱ء کے خطبہ کی کیسیٹس بھجوائی گئیں اس تاکید کے ساتھ کے سارے مل کر سنیں اور پھر بتائیں کہ کیا ارادے ہیں۔ بہت عمدہ تجویز تھی اور یقیناً بڑی محنت سے یہ کام کیا گیا ہے وقفِ جدید کے سلسلہ میں ۶ سال کے خطباتِ جمعہ کے متن تمام مربیان کو بھجوائے گئے تا کہ وہ اس کی روشنی میں احباب کو توجہ دلائیں۔ ۱۴ جماعتوں نے ہفتہ وقفِ جدید منایا۔ مکرم انور محمود خاں صاحب جو نیشنل سیکریٹری ہیں انہوں نے ایسٹ اور ویسٹ کوسٹ کی جماعتوں کا دورہ کر کے احباب کو تقاریر کے ذریعے خصوصی توجہ دلائی۔ ۱۲۰ افرادِ جماعت نے کم از کم ایک ہزار ڈالر پیش کرنے کا وعدہ کیا اور ادا کر دئے اور لجنہ نے بھی غیر معمولی تعاون کیا اور بارہ سال سے کم عمر کے ۵۶۱ بچوں کو لجنہ کی کوششوں سے داخل کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وصولی ۸۷ ہزار ۵۱ (۸۷۰۵۱) ڈالر ہوئی جو ۱۹۹۱ء کے وصولی کے مقابل پر ۲۱۶ فیصد اضافے کے ساتھ ہوئی ہے۔

اب آخر پہ کینیڈا کی رپورٹ کا خلاصہ سنا دیتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ کینیڈا نے وقفِ جدید میں مجموعی وصولی ۲۵ ہزار ۶۶۲ کے مقابل پر امسال ۴۸ ہزار ۲۳۴ ڈالر کی وصولی پیش کی ہے۔ گزشتہ سال ۲۵۰۰ افراد شامل تھے امسال ۳۴۸۰ شامل ہوئے ہیں اور بعض جماعتوں کے ۱۰۰ فیصد افراد اس تحریک میں شامل ہو گئے ہیں اور یہ بہت بڑی چیز ہے، ۱۰۰ فیصد افراد کے شامل ہونے کے لحاظ سے

میرا خیال ہے دنیا بھر میں کینیڈا کے مقابل پر اور کوئی ملک نہیں ہے۔ ۱۰۰ فیصد افراد شامل کرنے والی جماعتوں میں کیلگری ، وینکوور ، رجائنہ ،لنڈن (اونٹاریو) ،مارکھم ، سکاربرو ، مالٹن ، ایڈمنٹن ، سسکاٹون ،سنٹرل ٹورانٹو ،مسس ساگا اور وان کی جماعتیں شامل ہیں۔

ہمارے مبارک احمد صاحب نذیر جو نذیر احمد علی صاحب کے صاحبزادے ہیں اور وقف کیا ہوا ہے۔ با قاعدہ جامعہ احمدیہ میں تعلیم تو نہیں حاصل کی لیکن دینی علم چونکہ کافی تھا اس لئے ان کو جامعہ کی تعلیم کے بغیر ہی میدان میں بھیج دیا گیا انہوں نے بہت محنت کی ہے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بعض جگہ منفی ۳۰ درجے ٹمپریچر تھا اور یہ اپنی ایک ٹیم بنا کر ایک ایک گھر پہنچے اور دروازے کھٹکھٹائے اور ان کو بیدار کیا اور وصولیاں لے کر آئے اس وجہ سے اس سارے علاقہ میں خدا کے فضل سے اکثر جماعتیں اب یہ کہہ سکتی ہیں کہ ہمارے ۱۰۰ فیصد افراد وقفِ جدید میں شامل ہو گئے ہیں۔ تو یہ ایک بہت ہی بڑی کامیابی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی۔ اب چونکہ وقت ختم ہو چکا ہے اس لئے باقی باتیں مَیں انشاء اللہ آئندہ خطبہ جمعہ میں پیش کروں گا۔

یاد رکھیں کل صبح یہاں کے وقت کے مطابق ۱۰ بجے قادیان کے جلسہ میں ہماری شمولیت ہو گی اور پرسوں ناغہ ہے۔ پھر آخری دن انشاء اللہ پیر کے روز دس بجے قادیان کے جلسے میں شمولیت ہو گی۔ ابھی اطلاع ملی ہے کہ اس وقت وہاں جلسہ کے ۵ ہزار شرکاء ہمارے ساتھ اللہ کے فضل کے ساتھ جمعہ میں شامل ہیں اور کل انشاء اللہ یہ تعداد اور بھی بڑھ جائے گی اب مَیں اجازت چاہتا ہوں پھر انشاء اللہ کل دوبارہ حاضر ہوں گا۔ پرسوں ناغہ، پیر کو پھر انشاء اللہ اسی وقت ، ایک گھنٹے کے لئے اختتامی خطاب ہوگا اور آئندہ جمعہ یکم کو آئے گا یعنی اگلے سال کا آغاز جمعہ کے روز ہو رہا ہو گا تو ساری دنیا کو نئے سال کی مبارک باد انشاء اللہ اگلے جمعہ میں پیش کی جائے گی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ